

سیرتِ مستقیمہ

www.sirat-e-mustaqeem.net



مقام اشاعت

دفتر توحید

آر۔ جی ریلوے کوارٹرز، پوسٹ بکس ۷۰۲۸، کیٹری کراچی

آئینہ عنوانات

نمبر شمار	عنوان
۱	دور حاضر میں اُمت کی زبوں حالی اور اُس وجہ !
۲	اُمن و سکون اور کامیابی کی شرط۔
۳	شرک اور اس کی ہلاکت خیمزیاں۔
۴	غیر اللہ کو داتا، گنج بخش اور غریب نواز سمجھنے کا شرک۔
۵	غیر اللہ کو مشکل کشا، حاجت روا، فریاد رس، غوث الاعظم، کار ساز و مددگار، نفع اور نقصان پر قادر سمجھنے کا شرک۔
۶	بندوں کو صاحب قدرت و تصرف، اور مالک مختار سمجھنے کا شرک۔
۷	دُعائوں میں وسیلہ کا شرک۔
۸	غیر اللہ کو بیماریوں سے شفا دینے والا سمجھنا !
۹	غیر اللہ کو اولاد دینے پر در سمجھنا !
۱۰	تعوذات کا شرک۔
۱۱	قبروں میں مُردوں کو زندہ سمجھنے کا شرک۔ قبر پرستی کی جڑ۔
۱۲	انبیاء اور شہداء کی زندگی کی حقیقت۔



قرآن حکیم کھول کر ترجمہ کے ساتھ پڑھیے

کیا آپ نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے؟

اگر نہیں تو اس سے زیادہ محرومی کی بات اللہ کا ہر مکتبہ ہے۔

وگوں کا حال تو یہ ہے کہ :-

سچ اُٹھتے ہی انہار اُٹھنے کے لئے یہ چاہیے کہ راستہ ہو۔

ہمال کا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اپنے اپنے مسائل کے حوالے سے کرنا چاہتے ہیں۔

نہا بھر کر کتا ہی پڑھنے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔

لیکن اللہ کا کتاب پڑھنے کے لئے ان کے پاس کوئی دقت نہیں ہے :

فَالْأَمْرُ

دل فریقہ کا آف لاین اس کتب کو پڑھنے کے حکم کو فاسد ہے۔

یہ صرف تعداد کے لئے نہیں بلکہ کچھ کرشمے اور حالات حاصل کرنے کے لئے کارا ہوئی ہے۔

۱۰. مفسدوں کو تشہیر اسلئے کہ ملت نہیں بکرتی تو اس پر سختی کی راہ کھولنے کے لئے آواز ہے۔

۱۔ انسانی کونفر و دیگر کا دعوت دینی ہے مگر اس کے خواہش میں انکار و رد ہو اور نہ تو اسے

یہ دعا کرتے ہوئے کہ تمام اسرار کے کھانے پر مشورہ ہے۔

از مجموع دو برابر ۲۰۰۰۰۰ کتاب به یک انبار و یک مخزن رسیده است.

اسی کتاب کے تحت ”سکھیا اور عبادت“ کی بحث سے مسئلہ حل ہوا۔

مقتضی وقت گاہ کے مطابق کہ لغز و سرسبز ہو سکتے ہیں ۱۱

سے کہنے لگا: "میرے بھائی! یہ تو ایک عجیب سا کام ہے۔"

ہے کہے لوگ ہیں محبوبوں کے لعل میں تم ارم ایک عزیز ہی مران بعد از چھاپہ:

نیئے اغفلت کے اس پر مئے کو چاک کریں اور قرآن نہیں کو ہم کر پی۔

فَلَا تَقْرُؤْ الْقُرْآنَ أَتَمًّا عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْبَالُهَا (٥٧)

میں کا چوک کر تم سے اس پر غور و فکر کیوں نہیں کرتا ہے وہ تو اپنے لیے لڑتا ہے۔

اصلاح احوال کا پیغام

① اللہ کے بندو!

یہ دور بلاشبہ سخت ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے۔ انفرادی طور پر ہر شخص اور اجتماعی حیثیت میں یہ اُمتِ مسلمہ لاتعداد مسائل میں گھری ہوئی ہے اور ہر طرح سے نپسی اور بد حالی کا شکار ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر ہر جگہ ذلت و رسوائی اس اُمتِ مسلمہ ہی پر کیوں مسلط ہے؟ آج کوئی ان کا پُرساں حال کیوں نہیں؟

اللہ تعالیٰ نے تو اس اُمت سے وعدہ کیا تھا: "اور تم ہی سر بلند رہو گے" تم سو رہو! (آل عمران: ۱۳۹) اور واضح اعلان فرما دیا تھا:

تم میں سے کھرے ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ زمین میں انہیں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو امتداد بخش چکا ہے اور جس دین کو وہ ان کے لئے پسند کر چکا ہے اس سے اس کے لئے مستحکم و پائیدار کر دے گا اور اس کے بعد ان کے خوف کو ضرور امن و امان سے تبدیل کر دے گا۔ (شرط یہ ہے کہ) وہ صرف میری ہی

نمبر شمار	عنوان
-----------	-------

- ۱۳ بندوں کے اعمال اللہ کے بجائے نبی علیہ السلام یا اماموں اور پیسروں پر پیش ہونے کا شرک۔
- ۱۴ مسئلہ نور و بشر کی حقیقت۔
- ۱۵ اللہ کے علاوہ دیگر ہستیوں کو عالم الغیب سمجھنے کا شرک۔
- ۱۶ اللہ کے علاوہ دیگر ہستیوں کے نام کی نذر و نیاز کرنے کا شرک۔
- ۱۷ عقیدہ ایصالِ ثواب کا ڈھونگ۔
- ۱۸ مولویوں کی حرام خوری۔ دین کو کھانے کمانے کا ذریعہ بنا لینا۔
- ۱۹ مولویوں کی چسپال بازی۔ اُمت کو فرقوں میں تقسیم کر دینا۔
- ۲۰ مولویوں اور پیروں کا دین کو بنیاد ہی سے بدل ڈالنا۔ تصوف۔
- ۲۱ خبردار، ہوشیار! کہیں مداخلت نہ ہو۔

درج ذیل الفاظ اور معنی پر غور فرمائیں اور دیکھیں کہ ان کا استعمال کہاں ہو رہا ہے۔			
الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غوث	فریاد سننے والا	گنج بخش	خزانے بخشنے والا
غوثِ اکظم	سب سے بڑا فریادوں کو سننے والا	غریب نواز	غریبوں کو نوازنے والا
داتا	دینے والا	حاجت دار	حاجتیں پوری کرنے والا
دستگیر	گرتے کو تھامنے والا	مشکل کش	مشکل سے نکالنے والا

عبادت کریں، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں (سورۃ نور - ۵۵)
دوسری جگہ ارشاد فرمایا :

”جو لوگ ایمان لائیں اور اپنے ایمان میں شرک کی تلاوٹ نہ کریں تو انہی کے لئے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں (سورۃ النعام - ۸۲)

معلوم ہوا کہ اللہ کا یہ وعدہ اور یہ اعلان صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو کہ ہر قسم کے شرک سے پاک ایمان کے حامل اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اعمال صالحہ اختیار کرنے والے ہوں۔ لیکن بد قسمتی سے ہم نے ان قوموں کا طرز عمل اختیار کر لیا ہے جو گزشتہ ادوار میں تباہ و برباد کر دی گئیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کا جرم بھی بتا دیا ہے کہ :

”ان سے کہو کہ زمین میں چلیں پھریں اور دیکھیں کہ پہلی قوموں کا انجام کیا ہوا ؟ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کی اکثریت مشرک بن گئی تھی (الزوم - ۳۲)
دوسری جگہ فرمایا :

”اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آتے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈر جاتے تو ہم زمین و آسمان سے ان پر برکتوں کے دھانے کھول دیتے مگر انہوں نے تو (ایمان کی دعوت کو) جھٹلادیا لہذا ہم نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا (اور تباہ و برباد کر کے رکھ دیا) (سورۃ اعراف - ۹۴)

ان آیات مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ دنیا و آخرت میں امن و سلامتی، عزت و شرف و سربلندی، کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کا صرف اور صرف ایک ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ایسا ایمان اختیار کیا جائے جو خالص اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو۔ اور پھر صحابہ کرامؓ کے نقوش قدم کی رہنمائی میں اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر دکھایا جائے۔

۵) قوموں کی تباہی و بربادی، ذلت و رسوائی اور عذاب کی وجہ صرف ایک چیز بنتی رہی ہے اور وہ ہے ”عقائد میں شرک داخل کر لینا“ اور آج اس اہم مسئلہ کی بد حالی بھی صرف اسی وجہ سے ہے۔ پوری دنیا میں اس اہمیت پر جو بستی و بد حالی، ذلت و رسوائی اور بے سکونی و خوف کی حالت مسلط ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ دنیا کے ہر کونے سے ان کی آہیں، بسکیاں اور چیخ و پکار کی آوازیں آرہی ہیں، ان کی بستیوں سے دھواں اٹھ رہا ہے، عصمتوں کے دامن تار تار ہیں فونہال چھیدے جاتے ہیں اور جوان گولیں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں اور جیلوں میں بھرے جاتے ہیں۔ دنیا کی پست سے پست قوم کے ہاتھوں یہ پٹتے ہیں۔ کہیں گائے کا پیشاب پینے والا انہیں مارتا ہے کہیں صلیب کی پوجا کرنے والا، اور کہیں اللہ کے غضب کی شکار یہودی قوم کے ہاتھوں ان کی دُرگت بنتی ہے۔ بیرونی حالات کے علاوہ ان کے اپنے اندرونی حالات بھی کس قدر دُخراش اور

جگر سوز ہیں! ان کے اپنے علاقوں میں ایک دوسرے کے ہاتھوں کہیں فرقہ واریت کی وجہ سے اور کہیں لسانی اور گروہی برتری کے احساس کے تحت جو ان کا بڑا حشر ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا یہی وہ امن و سکون اور کامیابی و کامرانی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا؟ کیا عزت و سرفرازی اسی کا نام ہے جس سے آج ہم دوچار ہیں؟ یا نفوذ اللہ تعالیٰ نے بھڑا وعدہ کیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا: (آل عمران - ۹) اور دنیا کی تاریخ شہد ہے کہ اللہ نے عرب کی اس مٹی بھر اور ان چھ قوم کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر کے دکھایا اور روم و ایران جیسی عظیم طاقتور اور صدیوں سے قائم سلطنتوں پر غلبہ عطا فرمایا۔ لیکن ایسا اسی وقت ہوا تھا جب انہوں نے اللہ کو اپنا اکیلا رب مان کر خالص اسی کی بندگی کا ثبوت دیا تھا جب بتوں کی شکل میں سیکڑوں معبودوں کی بندگی کرنے والے اور ان سے ڈرنے والے، خالص اللہ کے بندے اور صرف اور صرف اسی سے ڈرنے والے بن گئے تھے!

مگر آج ہم نے وہی رکوش اختیار کر لی ہے جو دور جاہلیت کے عربوں نے اختیار کی تھی۔ آج ہم اس ایمان کے حامل نہیں رہے جو کہ اللہ کو مطلوب ہے۔ ہم نے اللہ کے بندوں کو دانا، دستگیر، غرض، مشکل کشا، غریب نواز، کارساز

السمیع، البصیر، الحمی، عالم الغیب، مختار کل، سرکار دو عالم، سرور کائنات وغیرہ مان کر ان کو صفات الوہیت سے متصف کر کے انہیں اللہ کا شریک ٹھہرا دیا ہے اور یوں ایمان سے کھلی غداری کی ہے۔ اللہ کی شکر گزاری کی بجائے غیر اللہ کی شکر گزاری کے لئے نذر و نیازی کی جاتی ہے۔ ان کی پکاریں، استمداد کے لئے ان کے نعرے ہیں، ان کو خوش کرنے کی کوششیں ہیں۔! تو پھر اللہ کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیسے پورا ہو؟ وہ ایسے سرکش ہندوں کو کیوں نوازے؟

(۳) آج امت مسلمہ کے عقائد میں شامل ہو جانے والے شرک کی تفصیل سے پہلے شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ کس قدر ہلاکت خیز اور دنیا و آخرت میں اللہ کے غیظ و غضب کو بھڑکانے والی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگی اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے“

(سورۃ المائدہ - ۷۲)

سورۃ النساء میں منسرایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ

دوسرے گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا، معاف کر دیگا۔ (النساء: ۱۱۳)
 سورہ انعام میں مالک کائنات نے اپنے اٹھارہ برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کا ایسے
 فضائل کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

”اگر انہوں نے بھی بشرک کیا ہوتا تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔“

(انعام: ۸۸)

حتیٰ کہ آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

”بلاشبہ تم پر اور تم سے پہلے لوگوں پر وحی کی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک

کیا تو ضرور بالفرض تمہارے سارے اعمال کو ضائع کر دیا جائے گا اور تم

خسارہ اٹھانے والوں (یعنی دوزخیوں) میں شامل ہو جاؤ گے“ (زمر: ۶۵)

حالانکہ انبیاء کرام تو دنیا میں معیشت ہی شرک کو مٹانے اور توحید خالص کو
 پھیلانے کے لئے کینے جاتے رہے ہیں۔ ان سے تو کسی قسم کا شرک ممکن ہی نہیں ہے
 لیکن مالک کائنات نے ہمیں سمجھایا ہے کہ شرک ایسی چیز ہے کہ اس سے انبیاء
 تک کے اعمال بھی برباد ہو سکتے ہیں، اگر بغرض محال وہ اس میں مبتلا ہو جائیں
 تو اور کون ہو سکتا ہے جو شرک کرنے کے باوجود اللہ کا محبوب بنا رہے۔

غرضیکہ قرآن کی کتنی ہی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ کفر و
 شرک کرنے والوں کی نیکیاں اللہ کے ہاں ضائع نہ رہیں گی اور ان کا کوئی وزن نہ

شعبہ گامشا :

سورہ البقرہ۔ ۲۱۷، آل عمران، المائدہ۔ ۵-۵۳، الانعام۔ ۸۸، الاعراف۔ ۱۳۷

التوبہ۔ ۱۷-۶۹، ہود۔ ۱۶، ابراہیم۔ ۱۸، الکہف۔ ۱۰۵، الفرقان۔ ۲۳، الاحزاب

محمد۔ ۹-۲۸-۳۲ و فیروہ۔ نیز فرمایا کہ ”شرک ظلم عظیم ہے۔“ (نعمان۔ ۱۳)

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث شرک کے بارے

میں ملاحظہ فرمائیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے گالی

دیتی ہے کہتی ہے کہ اللہ کے اولاد ہے۔“ (صحیح بخاری کتاب بد الخلق باقون)

و کتاب التفسیر، تفسیر سورہ آل عمران، و سنن نسائی کتاب الجنائز)

عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بندگی کے مقام سے اٹھا کر اللہ کا بیٹا بنا کر

اللہ کی ذات میں شرک کیا، اللہ تعالیٰ اسی کے لئے فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے گالی

ہے۔ اور آج اللہ کے بے حساب شریک بنا کر یہ اُمت اللہ کو عیسائیوں کی طرح

گالیاں دے رہی ہے۔ (العیاذ باللہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی :

”اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا چاہیے تجھے محوئے غم سے کر دیا جائے یا بھلا ڈالا

جائے۔“ (سنن ابن ماجہ کتاب النہی)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریات کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: "تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے حالانکہ تجھے اُسی (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خلق فرمایا ہے" (صحیح بخاری و مسلم، کتاب الایمان)

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ دو واجب کر دینے والی چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ:

"جو اس حال میں مرجائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حال میں مرجائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں جائے گا" (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۳)

⑤ قارئین کرام! آئیے اب اس شرک کا جائزہ لیں جو آج امت مسلمہ کھلانے والوں کی اکثریت اختیار کر چکی ہے اور جسے دانستہ یا نادانستہ عین اسلام سمجھا جا رہا ہے جبکہ کلام اللہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس کے یکسر خلاف ہیں۔ آج اللہ کے محتاج بندوں کو وفات پانے کے بعد داتا، گنج بخش، مغرب نواز، جھولیاں بھرنے والا قرار دیکر اللہ کے ساتھ شریک کیا جا رہا ہے، جبکہ یہ تو صرف اللہ ہی کے صفاتی نام ہیں کیونکہ مالک و مختار اور متصرف فی الامور اسی کی ذات ہے۔

ملاحظہ ہو: البقرہ آیت ۲۱۲، ہود ۶، النکبت ۱۷، الروم ۴۰۔

آل عمران ۱۸۰، یونس ۳۱، سبہ ۲۴، فاطر ۲-۳، الزمر ۶۳، المؤمن ۱۳، الحج ۳۱، الشوریٰ ۱۲، الذاریات ۵۸، النمل ۶۴، النحل ۵۳، المنافقون ۷، القصص ۸۵

⑤ اسی طرح اللہ کے مجبور بندوں کو مشکل کشا، حاجت روا، فریاد رس، غوث الاعظم، کارساز، مدد کرنے والا، نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت رکھنے والا سمجھ کر، اللہ کے غضب کو کھٹے عام دعوت دی جا رہی ہے حالانکہ یہ تمام تو صرف ایکلے اللہ ہی کی صفات اور اُسی کے اختیارات ہیں۔ اس کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الفاتحہ ۴، البقرہ ۱۰۷-۱۸۹، آل عمران ۱۲۶-۱۶۰، الانعام ۱۷-۶۴، یونس ۱۲-۱۰۷، یوسف ۱۸، بنی اسرائیل ۵۶-۶۶، النمل ۶۲، اعراف ۱۹۱

۱۹۷، الزمر ۳۸-۴۹، الشوریٰ ۳۱ وغیرہا من الآیات۔

⑥ صاحب قدرت و تصرف، ہر چیز کا مالک اور تختہ رُکھ صرف اللہ ہے لیکن افسوس! کہ آج یہ امت اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اس کے بندوں میں بھی تسلیم کر کے شرک جیسے گناہ کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

سورۃ المائدہ ۱۷-۱۸، ۳۰-۴۱، الاعراف ۱۸۸، یونس ۴۹-۱۰۷، الرعد ۱۳، بنی اسرائیل ۵۶، الفرقان ۳، الجن ۲۱-۲۲، القصص ۵۶، الزمر ۳۶-۳۷، البقرہ ۱۶۵، آل عمران ۱۲۸-۱۲۹، النجم ۵۷-۵۸ وغیرہ آیات۔

یہ اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے کہ تمام مشکلات، مصائب و تکالیف اور پریشانیوں

میں اُسی سے مدد کے لئے دُعا کی جائے اور یہ بھی عبادت ہے۔ لیکن افسوس کہ آج اللہ کے وفات یافتہ بندوں کو، کوئی یا رسول مدد کہہ کر، کوئی یا علی مدد کہہ کر اور کوئی یا غوث مدد، اور کوئی یا پیر مدد کی آواز لگا کر، الٰہی القیوم رب کے ساتھ شریک کر رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

سورۃ الاعراف - ۲۹-۱۲۸-۱۹۳، الانعام - ۳۰-۳۱، یونس - ۶۶-۱۰۶-۱۰۷، الرعد - ۱۳، النحل - ۲۰-۲۱-۸۶-۸۷، بنی اسرائیل - ۵۶، الحج - ۷۳، الفرقان - ۲۸، النمل - ۶۲، النعیم - ۳۱-۳۲، لقمان - ۳۰، سبأ - ۲۲، فاطر - ۱۳-۱۴، الشرح - ۱۳-۶۰-۶۵، الحجف - ۱۳، الحجج - ۱۸ وغیرہ۔

⑤ آج امت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ اللہ کو پکارتے بھی ہیں تو اس کے مُردہ بندوں کا واسطہ اور ذریعہ استعمال کرتے ہوئے، ان کا کہنا یہ ہے کہ "چونکہ اللہ تعالیٰ براہِ راست ہماری دُعا میں نہیں سُنتا اور یہ حضرت اللہ کے ہاں بڑے با اثر ہیں ان کی بات اللہ کے ہاں مثالی نہیں جاتی اس وجہ سے ہم ان مُردہ بزرگوں کا وسیلہ اللہ کے ہاں پیش کرتے ہیں" حالانکہ یہ شرک فی العلم ہے اور مشرکین مکہ کا ہی انداز ہے۔

وسیلہ کے معنی تقرب الی اللہ ہے اور یہ اللہ کے ذاتی و صفاتی ناموں کے ذریعہ دُعا کرنا یا پھر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اس کی پسندیدہ چیزیں یعنی شرک سے پاک ایمان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اعمال صالحہ اور تقویٰ کی

روش اختیار کر کے جہاد فی سبیل اللہ کی ذمہ داری پوری کرنا، یہ شرعی وسیلہ ہے۔ باقی کسی قوت شدہ نبی، ولی، بزرگ یا شہید وغیرہ کو اللہ سے دُعا مانگتے وقت وسیلہ بنانا شرک اور الحاد ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

سورہ یونس - ۱۸، الزمر - ۲۳، المؤمن - ۶۰، الاعراف - ۸۹-۱۸۰، البقرہ - ۱۸۶-۱۸۷، آل عمران - ۸، المؤمنون - ۱۰۹، الحشر - ۱۰، الممتحہ - ۵، التحریم - ۸، المائدہ - ۳۵ وغیرہ

⑧ آج اِس اُمت کا حال یہ ہے کہ اگر اللہ اسے بیماری اور تکلیف میں مبتلا کر دے تو کوئی مُردوں کو بزرگ اور مافوق الفطری قوتوں کا مالک سمجھتے ہوئے ان سے شفا طلب کرتا ہے تو کوئی تعویذ یا کسی مخصوص پتھر والی انگوٹھی سے شفا ملنے کا عقیدہ رکھ کر اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے حالانکہ نفع و نقصان، بیماری میں مبتلا کرنا اور بیماریوں سے شفا دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

سورہ الشرح - ۸۰، یونس - ۱۰۷، بنی اسرائیل - ۵۶، النمل - ۶۲، الانعام - ۱۰۷-۱۰۸، الزمر - ۳۸ وغیرہ۔

⑨ اس اُمت کے کتنے ہی لوگ ہیں جو اولاد کے لئے مُردوں، قبروں، پیروں اور تعویذوں وغیرہ کا سہارا پکڑ کر انہیں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ کسی کو اولاد دینا یا نہ دینا صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ ملاحظہ ہوں،

سورہ النساء - ۱، الفرقان - ۵۳، الروم - ۳۰-۵۳، الصافات - ۹۶، الشوریٰ - ۵۰

المومن - ۶۷، الاعراف - ۱۸۹، ۱۹۰، الحجرات - ۱۳، ق - ۱۶، الواقعة - ۵۷، ۵۹،
الدھر - ۲، التغابن - ۲ وغیرہ آیات -

⑩ لوگوں کا حال یہ ہے کہ بیماری، مصیبت، دکھ، تکلیف وغیرہ کو دور کرنے کے لئے کوئی اپنے گلے میں تعویذ لٹکانے پھرتا ہے تو کوئی دم کردہ دھاگر، کڑے، چھتے، منکے اور گھونگھے پہنے نظر آتا ہے مولوی اور پیران کے ذریعے لوگوں کو بیوقوف بنا کر ثوب ان کی جیبوں پر لٹھ صاف کرتے ہیں اس کے باوجود کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں لٹکانے اور پہننے کو شرک قرار دیا ہے اور جانوروں تک کے گلے سے یہ چیزیں اُتر وادیں جو کہ جاہلیت میں لوگ ان کے گلے میں ڈالتے تھے، دیکھیں:-

میچ مسلم کتاب الالباس باب کراہیۃ تلاوة التور فی رقبۃ البعیر، سنن ابنی داؤد کتاب الطب باب تعلیق التام، سنن نسائی کتاب الثعالب باب التکم فی السحر، سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب تعلیق التام، مسند احمد جلد ۴، ص ۱۵ وغیرہ احادیث -

⑪ قبر پرستی کا یہ کاروبار لات عزتی اور منات کی چڑچاپاٹ کی طرح آج اسی سہارے پر قائم ہے کہ مُردہ بابا قبر میں دفن ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر دیکھنے، سُنے اور دُنیا کے معاملات سے باخبر بھی رہنے لگا ہے، سلام سُنتا ہے اور جواب دیتا ہے زندوں کے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں، قبر پر آنے والوں کو مُردے پہناتے

ہیں، خواب میں آکر خوشخبری دے جاتے ہیں اور دُنیا میں آتے جاتے ہیں۔ جبکہ یہ تمام عقائد قرآن و احادیث کا کھلا کفر ہیں۔ قرآن کا تو اعلان ہے کہ مُردے قیامت تک مُردے ہیں، ان میں زندگی یا زندگی کی علامات مثلاً شعور و ادراک سماعت و بصرات وغیرہ بالکل نہیں ہیں۔ قیامت کے دن ہی ان میں رُوح لوٹا کر ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اس سے پہلے یہ دُنیا والوں اور ان کی پکاروں سے بالکل غافل ہیں چاہے وہ انبیاء علیہم السلام ہوں یا کوئی اور، نیک ہوں یا بد (کیونکہ لوگ عموماً انبیاء اور اپنے زعم میں نیک لوگوں ہی کو پکارا کرتے تھے)

دیکھیں: سورہ البقرہ - ۲۵۹، المائدہ - ۱۰۹، الانعام - ۳۶، الاعراف - ۱۹۳-۱۹۵، یونس - ۲۹، الرعد - ۱۳، النمل - ۲۰-۲۱، فاطر - ۱۳-۲۲، النمل - ۸۰، الروم - ۵۲، الاحقاف - ۵ وغیرہ۔

مُردہ جسم زمین میں فنا ہو کر مٹی ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کے مطابق انسان کی دُوزندگیاں اور دُوموتیں ہیں۔ دُنیوی قبر میں سوال و جواب اور عذاب و راحت کا عقیدہ حیات فی القبر کے ہم معنی ہے اور قرآن و حدیث کا کھلا انکار ہے کیونکہ اس سے انسان کی تیسری زندگی ثابت ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

سُورہ بنی اسرائیل - ۵۱، المؤمنون - ۱۵-۱۶، ۳۵-۱۰۰، سبا - ۷، یس - ۳۱-۷۸، الطہ - ۷۹، الطہ - ۱۸، ق - ۳-۴، الواقعة - ۵۷، ۵۹، حدیث میچ بخاری

باب نفع الصور، صحیح مسلم کتاب الفتن باب ما بین النفتین، موطا کتاب الجنائز، صحیح بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورہ الزمر۔

اور سورہ البقرہ - ۲۸، النحل - ۲۰-۲۱، مریم - ۹۸، الزمر - ۳۲، المؤمن - ۱۱، الکہف - ۷، حدیث صحیح مسلم کتاب الامارہ باب ارواح الشہداء فی الجنۃ عن ابن مسعود، حدیث ترمذی عن جابر کتاب التفسیر تفسیر سورۃ آل عمران۔

(۱۲) قبر پرستی کا کاروبار چلانے والے لوگ ہرگز کو قبر میں زندہ ثابت کرنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے والی قبر میں زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ پھر اسی بنیاد پر ہر مردے کو پوجنے کا جواز نکالا جاسکے۔ جبکہ قرآن و حدیث کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد شہداء کی جنت سے بھی بلند یعنی جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام پر زندہ ہیں۔ انہیں مدینے والی قبر میں زندہ سمجھنا قرآن و حدیث کا کفر اور قبر پرستی کی جڑ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: سورہ آل عمران - ۱۴۳-۱۸۵، الانبیاء - ۷-۸-۳۳-۳۵، الزمر - ۳۰۔

امادیث، صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما قبل فی اولاد المشرکین، کتاب الرقاق باب من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ، کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء، صحیح مسلم کتاب الاذان باب استحباب القول مثل قول المؤذن۔

انبیاء علیہم السلام کو قبروں میں زندہ ماننے والے کہتے ہیں کہ جب اللہ نے

شہید کو مردہ کہنے سے منع کیا ہے تو نبی تو شہید سے افضل ہوتا ہے لہذا انبیاء تو بدرجہ اولیٰ زندہ ہوئے، حالانکہ شہید کو اللہ نے زندہ تو کہا ہے لیکن ان کا مقام جنت میں ہے نہ کہ قبروں میں۔ مرنے کے بعد کسی کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا چاہے وہ نبی ہو یا شہید۔ لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ شہید دنیا میں آتے جاتے ہیں اور مردہ کرتے ہیں قرآن مجید اور حدیث صحیحہ کا کفر ہے۔ دیکھیں:

سورہ آل عمران - ۱۶۹، یس - ۲۶-۲۷، احادیث: بخاری کتاب الجنائز باب ما قبل فی اولاد المشرکین، کتاب الجہاد باب تمنیٰ المجاہدان یرجع الی الدنیا، مسلم کتاب الامارہ باب ارواح الشہداء فی الجنۃ۔

(۱۳) امت کے نام نہاد اکابرین نے لوگوں کو یہ عقیدہ دیا ہے کہ ہمارے اعمال اللہ کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے جاتے ہیں کچھ یہ کہتے ہیں کہ مسکن اعمال تو نہیں، صرف درود و سلام کے اعمال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے جاتے ہیں اور باقی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں۔ گویا کسی حد تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی الوہیت میں حصہ دار ہیں! اور جو مزید شرک میں مدد سے گزر جانے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر بھی اپنے مریے کے حالات بلکہ دلی خیالات کو بھی جانتا ہے چاہے کتنا ہی دور ہو یا چاہے مری چکا ہو۔ جبکہ ان کے یہ عقائد قرآن و حدیث کا کھلا کفر اور اللہ و رسول اللہ کی صفات میں اعلانیہ شرک ہے۔ دیکھئے:

سورہ البقرہ - ۲۱۰، آل عمران - ۱۰۹، الانفال - ۴۴، یونس - ۶۱، ہود - ۱۲۳، الحج - ۴۱،
 ۴۶، فاطر - ۴، لقمان - ۲۲، الشوریٰ - ۵۳ - الحدید - ۵ - حدیث صحیح مسلم کتاب الصوم
 باب عرفہ پیر اور جمعرات کے روزوں کا بیان و دیگر آیات و احادیث، ترمذی
 کتاب الصوم باب پیر اور جمعرات کے روزوں کا بیان -

(۱۴) پیروں اور مولویوں نے لوگوں کو یہ عقیدہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان
 (بشر) نہیں بلکہ نور تھے اور بہت سے ظالم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نور سے جدا
 ہونے والے نور تھے - حالانکہ یہ عقیدہ تو مشرکین و کفار کا تھا کہ نبی انسان نہیں
 ہو سکتا - دیکھیں :

سورہ الانعام - ۱-۹۱، آل عمران - ۴۹، ابراہیم - ۱۱، بنی اسرائیل - ۹۳-۹۴، الکہف - ۱۱۱
 الانبیاء - ۴-۸۳، غم السجدہ - ۶، الشوریٰ - ۵۱ وغیرہ آیات -
 یہ لوگ سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۱۵ "قَدْ جَاءَكُمْ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ" سے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ وہاں نور سے
 مراد قرآن ہی ہے جیسا کہ سورہ الاعراف - ۱۵۷، التہابین - ۸، النساء - ۱۷۴،
 الانعام - ۹۱، اور دیگر آیات سے واضح ہے -

(۱۵) آج مبیوں، شہیدوں، ولیوں اور پیروں کے متعلق یہ عقیدہ بنایا گیا ہے کہ
 وہ غیب کا علم جانتے ہیں - جبکہ یہ قرآن کی سیکڑوں آیات کا کھلا کفر اور اللہ تعالیٰ

کی صفات میں شریک ہے - ملاحظہ ہو :

سورہ البقرہ - ۳۳، آل عمران - ۴۴، الانعام - ۵۰-۵۹-۷۳، المائدہ - ۱۰۹-۱۱۶،
 الاعراف - ۱۸۸، التوبہ - ۷۸-۱۰۱-۱۰۵، یونس - ۲۰-۴۹، ہود - ۱۲۳، الکہف - ۲۶،
 النمل - ۶۵، القصص - ۲۴-۲۶، لقمان - ۳۴-۳۵، سبأ - ۱۴، فاطر - ۲۸-۳۸، الحجرات - ۱۸،
 یوسف - ۳، الحجر - ۲۲ وغیرہ آیات -

(۱۶) امت کا عالم یہ ہے کہ اللہ کے عطا کردہ رزق کو اس کے بندوں خوش
 کرنے کے لئے ان کے نام پر کھلاتی ہے جبکہ نذر و نیاز عبادت ہے اور ہر قسم
 کی جانی و مالی عبادت صرف اللہ کے لئے ہی ہونی چاہیئے - آج مختلف ناموں
 مثلاً گیارہویں، کوئٹہ، محترم کا شربت اور حلیم، سبیلین، بارہ وفات کے کھانے
 اس کے علاوہ دوسرے موقوفوں و دیوں کے ناموں سے کھانے منسوب کر کے
 نذر و نیاز کی شکل میں، اللہ کے ساتھ شریک ہو رہا ہے، حالانکہ ان کا کنا شریک
 اور کھانا سوز کے گوشت سے بھی زیادہ حرام ہے - ملاحظہ ہو :

سورہ البقرہ - ۱۷۳، آل عمران - ۳۵، المائدہ - ۳، الانعام - ۱۳۶-۱۳۷-۱۶۳،
 النمل - ۱۱۵، الحج - ۲۹، الدھر - ۷ وغیرہ آیات -

(۱۷) پیروں اور مولویوں نے آج دین کو کھانے کمانے کا ذریعہ بنالیا ہے۔ لوگوں
 سے کہتے ہیں کہ جو تمہارے عزیز و اقارب مرچکے ہیں تم اپنے عمل کا ثواب داجر

ان کے کھاتے میں لکھا سکتے ہو۔ لہذا کھانے کی دیکھیں پکاؤ اور ان کی بخشش کے لئے کھلاؤ۔ قرآن خوانیاں کر کے ثواب ان کے نام منتقل کرواؤ۔ اور لوگ ہیں کہ اندھے ہو کر ان کی پیسیری کر رہے ہیں۔ جبکہ یہ ایصالِ ثواب یا ایصالِ عذاب کا عقیدہ قرآن کی واضح آیات کا کفر ہے۔ قرآن وحدیث کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان کو اُسی کام کا بدلہ ملے گا جو اُس نے خود کیا ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں :

سورہ البقرہ - ۱۳۲-۱۳۹-۱۴۱-۲۴۲-۲۸۱-۲۸۶، آل عمران - ۲۵-۳۰،

یونس - ۳۰-۴۱، الانفال - ۶۰، بنی اسرائیل - ۷-۱۵، النحل - ۱۱۱، القصص - ۵۵،

العنکبوت - ۶، الروم - ۴۴، لقمان - ۱۲، فاطر - ۱۸، یس - ۵۴، الصفت - ۳۹،

الزمر - ۷۰، المؤمن - ۱۷، طہ السجدہ - ۴۶، الباقیہ - ۱۵، الاحقاف - ۱۹، الطور - ۲۱-۱۶،

النجم - ۳۸-۳۹، الزلزال - ۷-۸، حدیث: صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ ودیگر آیات احادیث۔

۱۸ اس اُمت کے علماء و مشائخ کا حال یہ ہے کہ دین کو کاروبار بنائے ہوئے

ہیں۔ نماز، اذان، تعلیم القرآن وحدیث، نکاح پڑھانا، غرض ایک ایک چیز

کا معاوضہ اور اجرت وصول کر رہے ہیں اور دعویدار ہیں کہ ہم انبیاء علیہم السلام

کے وارث ہیں۔ حالانکہ دینی امور پر اجرت لینا قطعی حرام اور قرآن وحدیث

کی خلاف ورزی اور صریح کفر ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے کبھی کسی دینی معاملے کی

اجرت نہیں لی۔ دیکھیں :

سورۃ البقرہ - ۳۲-۱۷۴، آل عمران - ۱۸۷، المائدہ - ۴۳، الانعام - ۹۰،

التوبہ - ۹-۳۴، ہود - ۲۹-۵۱، یوسف - ۱۰۳، الفرقان - ۵۷، الشعراء - ۱۰۹،

۱۲۷-۱۳۵-۱۶۴-۱۸۰، یس - ۲۱، الطور - ۴۰، احادیث: مسند احمد جلد ۱ ص ۴۴

سنن الجرداؤد کتاب البیوع باب فی حب المعلم ودیگر آیات واحادیث۔

۱۹ ایک اور بات جو کہ نہایت تلخ حقیقت ہے وہ یہ کہ مولویوں اور پیروں

نے اپنی بڑائی اور سرداری قائم رکھنے کے لئے اُمت کو مختلف فرقوں اور مسلک میں

بانٹ دیا ہے جس کی بنا پر آج کوئی بریلوی اور شیعیہ کہلاتا ہے اور کوئی اپنا نام دیرینہ

احمدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ رکھے ہوئے ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ

نے اپنے سامنے والوں کا صرف ایک ہی نام رکھا ہے یعنی "مسلم" (الحج،

آیت نمبر ۷۸)، اور فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرما دیا ہے۔ لیکن اس کے

باوجود خود کو مختلف فرقوں کی طرف منسوب کر کے آج اپنے مالک کے فرمان کا کھلا کفر کیا

جار رہا ہے۔ قرآن حکم کھولیں اور حقیقت سے آشنا ہوں :

سورہ آل عمران - ۱۰۳-۱۰۵، الانعام - ۱۵۳-۱۵۹، توبہ - ۱۰۷، الروم - ۳۲،

الشوری - ۱۳-۱۴ وغیرہ آیات۔

۲۰ آج قرآن وحدیث میں موجود دین اسلام کے بجائے صوفیوں کا ایجاد کردہ

دین رائج ہے جن میں قبروں پر سراجے، پختے، کشف، قبور وغیرہ کی گڑبائیاں ایسے

تمام سلسلوں مثلاً در یہ، چہشتیہ، شہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ میں پائی جاتی ہیں۔ سارے صوفیوں میں سے لازماً کسی عقیدے کے حامل رہے ہیں:

۱: وحدت الوجود: یعنی کائنات میں جو بھی چیز ہے سب اللہ ہی اللہ ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی چیز کا وجود ہی نہیں ہے اس لحاظ سے گنا، سُور، بندر، انسان، غلاظت وغیرہ سب اللہ ہی کے مجز و قرار پاتے ہیں (معاذ اللہ)

۲: وحدت الشہود یا فانی باللہ: کا نظریہ یہ ہے کہ صوفی اتنی عبادت و ریاضت کرے کہ اپنے مقام سے عروج کر کے اللہ سے مل جائے اور اللہ کی ذات میں فنا ہو جائے یعنی اللہ بن جائے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

۳: حلّول: کا نظریہ یہ ہے کہ صوفی کی غیر معمولی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں اُتر آئے یعنی حلّول کر جائے۔ ان تینوں نظریات کا حاصل یہ ہے کہ بندے اور اللہ میں کوئی فرق اور دوئی باقی نہ رہے۔

یہ ہے تصوف کی غلاظت جو کہ آج ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، اور تعجب تو ان عالم کہلانے والوں پر ہے جو "مسنون تصوف" کی اصطلاح استعمال کر کے اسے سنت کا درجہ دے دیتے ہیں۔ مذکورہ عقائد تصوف کو صوفیوں کی مشہور کتابوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

فوائد الفوائد، مفوضات نظام الدین اولیاء، کشف المحجوب، مصنف علی ہجویری

فتح القربانی، مصنف عبدالقادر جیلانی، فتوحات مکیہ و مخصوص الحکم مصنف ابن عربی، مشکوٰۃ الاثر و احیاء العلوم، مصنف امام غزالی، حجتہ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و انکسار العارفین، مصنف شاہ ولی اللہ دہلوی، امداد الملتاق، مصنف اشرف علی تھانوی اور صوفیوں کی دوسری کتابیں۔ (تفصیل کیلئے کتاب ایمان خالص قسط اول کا مطالعہ فرمائیں)

②۱: تو اب جبکہ شرک اور توحید کا یہ معاملہ ہے کہ سب اہم مسئلہ یہی ہے شرک کرنے والا اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کا دشمن کبھی فلاح یاب نہیں ہو سکتا، لہذا ایسا شخص جو کہ خود تو شرک نہیں کرتا مگر شرک کرنے والے کو اپنا امام، لیڈر اور رہنما بناتا ہے یا ایمان والوں کے بجائے شرک کرنے والوں سے دوستی اور محبت رکھتا ہے اور ان کی رشومات اور جنازوں میں شامل ہوتا ہے اور مُشرک مرنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے تو وہ شخص بھی انہی کے ساتھ شمار کیا جائے گا۔ دیکھیں: سورہ آل عمران ۲۸-۱۱۸، النساء ۱۳۹-۱۴۰-۱۴۳، المائدہ ۵۱-۵۴ تا ۵۷، التوبہ ۱۶-۲۳-۲۴-۸۴-۱۱۳-۱۱۴، الممتحنہ ۱-۴، النافقون ۱ و دیگر آیات۔

اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ سب سے پہلے قرآن اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں، اپنے عقائد کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرنے کے بعد، ایمان والوں کا پس

تنظیم کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ پھر اپنے مومن بھائیوں سے پُر غلوں کی تعلقات اور محبتیں ہوں، تاکہ اللہ کی ناراضگی اور غضب سے بچ جائیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و استقامت عطا فرمائے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہمیشہ کے لئے نعمت بھری جنتوں میں داخل فرمادے۔ (آمین)



مزید تفصیل اور معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کر کے ہماری دیگر کتب میں بھی مفت طلب فرمائیں

دفتر توحید

پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، آر۔ جی ریلوے کوارٹرز
کیماڑی۔ کراچی

فون نمبر: ۲۷۲۸۹۲-۲۸۵۰۵۱۰

عَذَابِ قَبْرِ (صفحہ ۱۷، مضمون نمبر ۱۱ سے منسلک)

عذاب یا راحت قبر حق ہے اور یہ ہر مردے کو ہوتا ہے چاہے اسکو قبر میں دفن کیا جائے یا نہیں۔ لہذا معاملہ قبر کے ساتھ بس دنیاوی جسم باگوں کی ٹھوڑی ہوئی دنیاوی قبر کا کوئی تعلق نہیں۔ اس دنیاوی گرنے میں تو یہ جسم کچھ عرصہ بعد مٹی کے ساتھ مٹی ہو جاتا ہے اور ویسے بھی یہ قبر دنیا کے بہت سے مردوں کو نہیں ملتی۔ مگر معاملہ قرآن کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور یہ ہر مرنے والے میں اللہ کی دی ہوئی قبر (قیامت تک مروج کے رکھنے کے مقام) میں مروج اور ہر مرنے والے جسم کے مجموعے پر ہوتا ہے جو کہ موت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور قیامت تک رہے گا۔ قرآن و حدیث سے یہی بات ثابت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

سُورَةُ الْاِنْعَامِ - ۹۳-۹۴، الْاَعْرَافِ - ۳۸-۳۹، الْاِنْفَالِ - ۵۰، الْاِنْمَلِ - ۲۸-۲۹-۳۲، الْمُؤْمِنُونَ - ۱۰۰، الْمُزْمِنِ - ۳۵-۳۶، مُحَمَّد - ۲۷، الْقُرْآنِ - ۱۰، نُوحِ - ۲۵، هٰجِی - ۲۱، حدیث بخاری: - کتاب براء الخلق - باب فی الصفۃ الجنتۃ و کتاب الزَّوْیاء - باب قیصر الزَّوْیاء بعد مَؤْلَہ الصَّحیح - و کتاب التفسیر - تفسیر سورۃ المائدہ و کتاب الجنائز، باب ینعذب المیت ببعض بکاء اہلہ -

حدیث مسلم: کتاب الجنائز باب فصل نہی عن — و انیاعہ -
و کتاب الجنۃ باب عرض تعدد المیت من الجنۃ او النار -
بخاری، و کتاب الانبیاء، باب ۳۷۸ علامات النبوة فی الاسلام -

حدیث ۸۲۲ عن انس

- ① کے مزید حوالے: بخاری کتاب الصلوٰۃ باب بل تبتش قبر مشرک النہالیہ و تیمم مکانہما
② کے مزید حوالے: حدیث بخاری کتاب الزَّوْیاء - باب قیصر الزَّوْیاء بعد مَؤْلَہ الصَّحیح
و کتاب المغازی باب فضل من شہدا بدر -

جَنَّتِيوں کا بُنیادی عَقیدہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں جو خالق و مالک کہلے جانے کا مستحق ہو۔ عالم الغیب کا مقررہ ناظر خدا کی سمجھا جائے۔ نفع و نقصان جس کی مُنشیٰ میں ہو حاجت دہانی، مشکل کشائی، نذرِ باری جس کی صفت ہو۔ اُٹھتے بیٹھتے جس کو کھلا جائے جس سے غائبانہ فوت کیا جاتا ہے، اُتیدیں واپس کی جائیں۔ جس پر توکل کیا جائے۔ واسطہ اور وسیلہ کے بغیر جس سے دعائیں مانگی جائیں، جس کے حضور رُکوع و سجود ہو۔ جس کے نام کی غرض نیل کی جائے۔ قانون سازی جس کا حق ہو۔ سب جس کے بندے اور محتاج ہوں۔ کسی کو اُس پر زور یا زبردستی کا پلانا ہو۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے اقوال کے معنی یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر اور اللہ تعالیٰ کے آخری و رسول ہیں۔ اُن کے اقوال و فعل کے ماننے میں کمال و عمل ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے دینِ تہرہ منہر ہے کہ ہمارا گرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ثابت ہے قیامت تک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے ہر شعبہ میں سوا آخر ہے اور ہر قسم کی بدعت قابلِ مذمت۔ اس عقیدہ کا کمال گناہ گار ہے گناہ گار بندہ انہم کا دینے کی بدعت ہے اور نبی کے ہر زلف و شہاد اور اس کے خاتمہ عقیدہ رکھنے والا دینے کی خوشبو کے نہانے کا چاہے وہ دینے میں ہر غرض سے بدعت ہے والا ہر روز تہجد ادا کرتے والا صائم اور صبر ہو۔